ترجمہ قصیدہ مقصورہ

پروفیسر ای ایس طاہر علی

۲۳۱ وسائلي بمزعجي عن وطني ما ضاق بي جنابه ولا نبا

مجھ سے پوچھنے والے پوچھتے ہیں کہ تم نے وطن (عراق) کیوں چھوڑا جب کہ تم وہاں خوشحال تھے

۲۳۲ قلت القضاء مالك امر الفتی من حيث لا يدري ومن حيث درى

سن لو یہ میرا جواب ہے کہ قضاء و قدر انسان کو ایسی ایسی جگہ لے جاتی ہے جن سے وہ واقف ہو یا نہ ہو۔

۲۳۳ لا تسألني واسأل المقدار هل يعصم منه وزر ومزدرى

مجھ سے کیا پوچھتے ہو! میرے مقدر سے پوچھو۔ مقدر کے آڑے کوئی قلعہ یا بلند پہاڑ نہیں آ سکتا

۲۳۴ لا بد ان يلقى امرؤ ما خطه ذو العرش مما هو لاق ٍ و حوى

بلا شک و شبہ اولاد آدم کے ساتھ وہی ہوتا ہے جو عرش کے مالک کو منظور ہے

۲۳۵ لا عزوان بح زمانٌ جائرٌ فاعترق العظم المخ وانتقى

ان کو (اولاد آدم کو) زمانے کے جور و ستم کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے گرچہ زمانہ ہڈیوں کا گوشت اور گودا نکال لے (یعنی مصیبت پر مصیبت ڈھائے۔

۲۳۶ فقد ترى القاحل مخضراً وقد تلقى أخا الإقتار يوماً قد نما

[illegible]

۲۳۷ یاهل لیاهل نشد تحت لنا   ناقبة البرقع عن عینی طلا

اب شاعران عورتوں سے مخاطب ہوتا ہے جو شائستگی میں مشہور ہیں کیا تم لوگوں نے کبھی ہمارے لئے مہوشوں کو تلاش کیا ہے جو برقع پوش ہوں اور جن کی مخمور نگاہیں غمازی کر رہی ہوں۔

۲۳۸ ما أنصفت ام الصبین التی   اصبت اخا الحلم ولما یصطلی

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ وہ بچوں کی ماں ہوتے ہوئے بھی ایک با تمکنت انسان کو اپنے پھندے میں لے لے جس نے کبھی میدان عشق میں قدم نہ رکھا ہو۔

۲۳۹ استحی بیضا بین أفوادک أن   یقتادک البیض اقتیاد المهتدی

بڑی شرم کی بات ہے کہ پیری میں تم عشق مجازی کے پا بزنجیر ہو۔

۲۴۰ هیهات ما اسفع ما تا زلته   أطربا بعد المشیب والجلا

افسوس صد افسوس ایسی غلطی پر۔ پیری میں سر کے بال جھڑنے لگے اب تمہارا جوانی کیا؟

۲۴۱ یارب لیل جمعت قطریه لی   بنت ثمانین عروسا تجتلی

مجھے وہ راتیں یاد ہیں جب ساری رات ہم تھے ساقی تھا اور مے تھی۔

۲۴۲ لم یملك الماء علیها أمرها   ولم یدنسها الضرام المحتمی

نہ وہ دو آتشہ تھی اور نہ سہ آتشہ۔ بلکہ مے ناب تھی جس میں پانی کا نام تک نہ تھا۔

۲۴۳ حیناً هی الداء وما حیا نا بها   من دائها اذا یهیج یشتفی

بعض اوقات وہ بری لگتی تھی لیکن بعض اوقات وہ کیف و نشاط کا عالم پیدا کر دیتی تھی۔

۲۴۴ قد ضنّ بها الخمار لما اختارها   ضنّاً بها علی سواه واختبی

کلال (مے فروش) نے اس خالص شراب کو دوسری شرابوں پر ترجیح دی اور سنبھال کر رکھا۔

۲۴۵ فهی تری من طول عهدان بدت   فی کأسها لا عین الناس کلا

وہ بہت پرانی شراب ہے جب وہ پیالے میں بھری جاتی ہے تو کاجل سی سیاہ معلوم ہوتی ہے

۲۴۶ كأنّ قرون الشمس في ذرّ رشحها بنعلها في الصحن والكأس تلتوي

جب اس شراب کو بڑے یا چھوٹے پیالے میں بھرتے ہیں تو ساری فضا ایسی چمکتی ہے جیسے کہ سورج کی روشنی طلوع ہونے کے وقت عالم میں پھیلتی ہے۔

۲۴۷ تنازعتها امرئ لا تسطو على نديمه شرّته اذا انتشى

ایسی لذیذ شراب ہم نے چکھا۔ اس کی تیزی پینے والے کے حواس کو نشہ کی حالت میں بھی برقرار رکھتی ہے۔

۲۴۸ كأنّ نوار الروض نظم لفظه مرتجلاً او منشداً او ان شدا

اگر کوئی ایسی حالت میں فی البدیہ شعر کہے یا ترنم سے پڑھے تو جو الفاظ اس کے دہن سے نکلیں ایسے معلوم ہوں کہ پھول ہیں جو کیاریوں میں بکھرے ہوئے ہیں

۲۴۹ من كلّ ما نال الفتى قد نلته والمرء يبقى بعده حسن الثنا

مجھ پر بھی وہی بیتی جو اوروں پر بیت چکی ہے انسان اپنے پیچھے سوائے اچھی یا بری بات کے کیا چھوڑتا ہے

۲۵۰ فان امت فقد تناهت لذتي وكل شيئ بلغ الحدّ انتهى

اب اگر موت آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ہم نے خوب عیش کی آخر کوئی انتہا بھی ہے۔

۲۵۱ وان أعش صاحبت دهري عالما بما انطوى من صرفه وما انتشى

اور اگر کچھ زندگانی باقی ہے تو ضرور جئیں گے۔ ہم زمانے کے داؤ پیچ سے خوب آگاہ ہو چکے ہیں۔

۲۵۲ حاشا لما اسارة في السجل والحلم أن اتبع رواد الخنا

ہم میں اتنی عقل اور متانت ضرور باقی ہے۔ ہم انشاالله بروں کی صحبت سے گریز کریں گے۔

۲۵۳ أو ان ارى لنكبة مختضعا أو لا بتهاج فرحا و مزدهي

اور ہم مردانگی سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے۔ اور کسی بات پر خوشی کے مارے آپے سے باہر نہ ہوں گے۔